5۔ آ کے پتھر تو میرے صحن میں دو چار گرے

ولادت: ۱۹۳۴

وفات: ۱۹۲۲

شکیب جلالی

www.ilmkidunya.com

معنی	الفاظ
(در دروزہ اور چھت) مراد مکان	در و بام
پگڑی (جو بزرگی اور عزت کی علامت ہے)	دستار

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱:۔

آگے پتھر میرے صحن میں دو چار گرے

جتنے اس پیڑ کے پھل تھے پس دیوار گرے

تشریح

شیر میں سادہ الفاظ میں کی گئی بات انتہائی غور طلب ہے کہ جس گھر میں بیری ہوگی وہاں پتھر ضرور آئیں گے اور بیری زخم اور تکلیف اٹھانے کے باوجود انعام کے طور پر پھل دیتا ہے اس طرح جو انسان دوسروں کے فائدے کے لئے

www.ilmkidunya.com

کام کرے گا اسے مصائب اور تکلیف جھیلنا ہوگی اور دوسروں کو خوش کرنے کے لیے خود دکھ سہنے پڑتے ہیں اس شعر میں شاعر شکیب جلالی نے اپنی بدقسمتی کا رونا رویا حصار کہتے ہیں کہ میرے گھر کے صحن میں کھڑے درخت کسی نے پتھر برسائے ان میں سے دو چار پتھر میرے گھر کے صحن میں گرے اور درخت کے تمام پھل میرے گھر کی دیوار کے پیچھے گر کر دوسروں کے ہاتھ آگئے مطلب یہ کہ پھل دار درخت سے مجھے فائدے کے بجائے نقصان پہنچا۔

شعر نمبر ۲۔

مجھے گرنا ہے تو میں اپنے ہی قدموں میں گروں

جس طرح سایہ دیوار پہ دیوار گرے

تشریح

شاعر اس میں اپنی خودداری کا اظہار کرتا ہے اور اپنا عزم اس طرح ظاہر کرتا ہے کہ پہلے تو وہ حالات کا مقابلہ کر رہا ہے مگر اگر اسے گرنا بھی پڑے تو وہ دوسروں کی بجائے اپنے ہی قدموں میں گر جائے اور بطور تشبیہ دیوار کا اپنے سائے کے احاطے میں گرنے کو پیش کرتا ہے جو اس کی خودی کی علامت ہے اس شعر میں بھی سر شکیل جلالی مایوس ہیں اور اسے اپنی بربادی کا مکمل یقین ہے کہتا ہے کہ یا اللہ اگر نہیں میری قسمت میں لکھا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اپنے ہی قدموں

www.ilmkidunya.com

میں گر کر ختم ہو جاؤ اس دیوار کی طرح جو خستگی کی حالت میں عام طور پر اپنے ہی سائے پر گرتا ہے اس طرح میں بھی اپنے ہی قدموں پر گرنا چاہتا ہوں۔

<u>شعر نمبر۳۔</u>

تیرگی چھوڑ گئے دل میں اجالے کے خطوط

یہ ستارے میرے گھر ٹوٹ کے بیکار گرے

<u>تشریح</u>

اس شعر میں شاعر نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ صنعت تضاد کا استعمال کی ہے ہے شہر کی تھی کہ جب ستارے آسمان پر موجود جھلملا رہے تھے مگر جب اور ٹوٹکے میرے گھر میں گرے تو میرے گھر میں ان کا گرنا بے معنی تھا اس سے میں بھی شاعر کی مایوسی بدستور قائم ہے کہتا ہے کہ ستارے چمک دھمک اور روشنی کی علامت ہے یہ کسی کے گھر میں گرے تو چاہیے کہ اس سے گھر روشن ہو جائے لیکن میرے گھر میں ان کا گناہ میرے لئے بیکار ثابت ہوا کیونکہ ان کی روشنی تاریکی میں بدل گئی اور میرے دل کو تاریکیوں سے بھر دیا فائدہ کی بجائے الٹا نقصان ہوا۔

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر۴۔

دیکھ کر اپنے در و بام لرز جاتا ہوں

مرے ہمسائے میں جب بھی کوئی دیوار گرے

تشریح

غزل کے اس شعر میں شاعر نے اس انسانی جذبے کو بیان کیا ہے جب کسی کی آس پاس کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو انسان اسے دیکھ کر ڈر جاتا ہے اور اپنے اندر فکر اور پریشانی لاحق ہوجاتی ہے شہر سے کی جلالی کی مایوسی اور نا امیدی بڑھتی جارہی ہے کہتا ہے کہ جب میں اپنے گھر کی خستہ حالت پر نظر کرتا ہوں تو دل میں بے شمار وسوسے اور آندھی سے پیدا ہوجاتے ہیں کیونکہ جب میں سنتا ہوں کہ پڑوسی میں کسی کی خستہ دیوار گری ہے تو مجھے اپنے گھر کی فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ آج نہیں تو کل یہ گرنے سے نہ بچ سکے گی۔

شعر نمبر۵۔

وقت کی ڈور خدا جانے کہاں سے ٹوٹے

کس گھڑی سر پہ یہ لٹکی ہوئی تلوار گرے

www.ilmkidunya.com

تشریح

اسے میں ساری زندگی کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی کے سر پر تلوار لٹک رہی ہو جو کسی بھی وقت اس کے سر پر گرا اس کی زندگی کا خاتمہ کر سکتی ہے ساری زندگی سے مکمل طور پر مایوس ہو چکا ہے کہتا ہے کہ موت لڑکی ہوئی تلوار کی طرح میرے سر پر کھڑی ہے اب اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ موت کی لٹکی ہوئی تلوار کب میرے سر پر گرتی ہے اور میرا کام تمام کرتی ہے شاعر موت کا انتظار کر رہا ہے۔

شعر نمبر ۶۔

دیکھتے کیوں ہو شکیب اتنی بلندی کی طرف

نہ اٹھایا کرو سر کو یہ دستار گرے

تشریح

سر غزل کے مقطع میں کہتا ہے کہ انسان کو اپنے سے اوپر نہیں بلکہ اپنے سے نیچے لوگوں کو دیکھنا چاہئے کیونکہ اپنے سے اوپر دیکھنے سے نہ اسے خوشی ملتی ہے اور نہ عزت اس شعر میں شاعر شکیب جلالی اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ ایسا کی تم اتنی بلندی کی طرف مت دیکھو کہ تمہارا سر پیچھے کی طرف چلا جائے اور پگڑی تمہارے سر سے گر پڑی

www.ilmkidunya.com

مطلب یہ کہ جتنی تمہاری چادر ہے اتنے پاؤں پھیلاؤ جتنی تمہاری حیثیت ہے اسی حیثیت کے مطابق زندگی گزاروں اگر تم اپنے آپ کو اپنی حیثیت سے بڑا ثابت کرنے کی کوشش کروگے تو نقصان اٹھاؤ گے۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com